



آپ کے مسائل

مفتی اشرفیہ محمد نظام الدین رضوی کے قلم سے

تو اس وقت انشورنس کرانا بوجہ ضرورت شرعیہ جائز ہوگا۔ فقہا فرماتے ہیں: الضرورات تبیح المحظورات۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ استیخانے کے باہر اور وضو خانے کھردرے پتھر کا وغیرہ کا بنوائیں یا ایسی جگہوں پر پاؤں سے چپکنے والے پاپوش بچھا دیں تاکہ پاؤں کے پھسلنے یا پھر ہلاک ہونے کا خطرہ ہی نہ رہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم



کیا مساجد کا انشورنس کرانا جائز ہے

◀ مارشس کا یہ قانون ہے کہ مسجد میں کسی کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آجائے، مثلاً پھسل کر، یا اوپر سے گر کر مر جائے یا اس کے اوپر کوئی چیز گر پڑے اور وہ ہلاک ہو جائے پھر اس کے اولیا کورٹ میں چارہ جوئی کریں تو مسجد پر اس کی ہلاکت کی وجہ سے تاوان کی ادائیگی کا حکم ہوتا ہے۔ یہ رقم دس پندرہ لاکھ روپے تک ہوتی ہے۔ یہ قانون بہت پہلے سے ہے لیکن اب تک کسی مسجد کے بارے میں کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہوا۔ ایسی صورت میں کیا مسجد کا انشورنس کرانے کی اجازت ہے؟

وہاں دکانوں کا قانون یہی ہے اور دکانوں کا انشورنس کرانا ضروری ہے۔ اگر خدا نہ خواستہ مسجدوں کے لیے ایسا کوئی قانون آجائے تو کیا کرنا ہوگا؟



بھٹے کے لیے خریدی گئی مٹی پر زکوٰۃ کب واجب ہوگی

◀ جو لوگ اینٹ کا بھٹہ چلاتے ہیں وہ مختلف لوگوں سے ان کے کھیت کی مٹی خرید لیتے ہیں اور دام بھی ادا کر دیتے ہیں پھر بعد میں حسب ضرورت طے شدہ فٹ کی مقدار منگاتے رہتے ہیں۔ سال پورا ہونے پر ایسی مٹی کی زکاۃ فرض ہے یا نہیں؟

جواب

مٹی کی یہ خرید و فروخت صحیح ہے، البتہ اس پر خریدار کا قبضہ اس وقت متحقق ہوگا جب مٹی نکلوالے۔ ہدایہ میں ہے: ولو أمره (أى المشتري البائع) فى الشرى أن يكيله فى غرائر البائع ففعل، لم يصرف قبضاً لأنہ استعار عن غرائره ولم يقبضها، فلا تصير الغرائر فى يده، فكذا ما يقع فيها وصار كما لو أمره أن يكيله ويعزله فى ناحية من بيت البائع لا البيت بنواحیه فى يده فلم يصرف المشتري قبضاً۔

جواب

عموماً لوگ مساجد میں احتیاط سے چلتے اور پھسلنے کی جگہوں پر نظر رکھتے ہیں، اس لیے پھسلنے کے باعث عام طور پر کوئی حادثاتی موت نہیں ہوتی۔ پھر جب وہاں کبھی سوال میں درج قانون پر عمل نہ ہوا اور کسی مسجد سے تاوان نہیں لیا گیا تو اس سے واضح ہوتا ہے کہ وہ قانون مسجد کی انتظامیہ کو باخبر رکھنے اور لوگوں کی حفاظت کا خیال رکھنے کے لیے ہے، وہ لازم العمل نہیں اس لیے فی الحال وہاں پر مساجد کا انشورنس کرانا جائز نہیں کہ یہ فی الواقع قمار ہے جو حرام ہے۔ ہاں اگر کبھی وہاں کی حکومت اسے لازم العمل قرار دے دے

فقہیات

ہمارے ملک ہندوستان میں اس طریقہ علاج کی افادیت ظاہر ہونے کے بعد کثرت سے اس کی طرف لوگوں کا رجوع ہوا ہے۔ بڑے بڑے ڈاکٹروں کے یہاں تو حیرت انگیز طور پر اثر دھام کثیر ہوتا ہے اور سچائی یہ ہے کہ آج ہمارے عوام و خواص، اکابر و اصاغر سبھی ان دواؤں کے استعمال میں مبتلا ہو چکے ہیں اور اب ان سے احتراز حد درجہ دشوار ہو چکا ہے، بلکہ بہت سے امراض میں تو ہومیوپیتھک دواؤں سے اعراض ضرر شدید کا باعث ہے، پھر ان سے اعراض کر کے ایلوپیتھک کی طرف جانیں گے تو ادھر بھی اسپرٹ اور الکحل سے چھٹکارا نہیں ملے گا۔ اس لیے فقہی اصطلاح کے مطابق الکحل آمیز دواؤں میں عموم بلوئی ہو چکا ہے اور عموم بلوئی کے باعث شریعت طاہرہ اپنے سخت احکام کو آسان حتیٰ کہ بہت سی حرام چیزوں کو مباح کر دیتی ہے۔ اس لیے آج الکحل آمیز دواؤں، بشمول ہومیوپیتھک دواؤں سے علاج جائز و مباح ہے۔ مسلمان بلا دغدغہ یہ طریقہ علاج اختیار کر سکتے ہیں۔ ہم اس کی تائید کے لیے اس مقام پر فقیہ فقید المثال امام احمد رضا قدس سرہ کا ایک فتویٰ پیش کرتے ہیں جس سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح بے غبار ہو کر سامنے آجاتا ہے واضح ہو کہ امام موصوف کا یہ فتویٰ اسپرٹ کے تعلق سے ہے جسے وہ خود خبیث ترین شراب قرار دیتے ہیں۔ آپ کے فتویٰ کے الفاظ یہ ہیں۔

”پڑیا کی نجاست پر فتویٰ دیے جانے میں فقیر کو کلام کثیر ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ پڑیا میں اسپرٹ کا ملنا اگر بطریق شرعی ثابت بھی ہو تو اس میں شک نہیں کہ ہندیوں کو اس کی رنگت میں ابتلا عام ہے۔“ ☆☆☆☆

ماہ نامہ اشرفیہ کے لیے

برائے اشاعت

مضامین، مراسلات، خبریں

وغیرہ مندرجہ ذیل ای میل پر ارسال کریں

ashrafiamonthly@gmail.com

یا

payamee@gmail.com

مشتری نے اپنے بالغ کو حکم دیا کہ وہ بیچے ہوئے گہیوں کو ناپ کر اپنے بورے میں رکھ دے اور اس نے وہ گہیوں ناپ کر اپنے بورے میں رکھ دیا تو یہ قابض نہ ہوگا کیوں کہ اس نے بورے اپنے بالغ سے عاریتے لیے ہیں اور ان پر قبضہ نہیں کیا ہے لہذا جو گہیوں ان بوریوں میں ہے ان پر بھی اس کا قبضہ نہ ہوا۔ جیسے مشتری اپنے بالغ سے یہ کہتا کہ وہ گہیوں کو ناپ کر الگ کر کے اپنے گھر کے گوشے میں رکھ دے تو یہ قابض نہ ہوگا، کیوں کہ گھر اپنے تمام اطراف کے ساتھ بالغ کے قبضے میں ہے، لہذا مشتری قابض نہ ہوا۔

(ہدایہ، ج: ۸۲، ج: ۳ باب السلم مجلس البرکات)
گہیوں بالغ ہی کے گھر میں الگ کر کے رکھا ہو خواہ اس کے بورے میں ہو یا یوں ہی کسی گوشے میں سمٹ دیا گیا ہو تو اس پر مشتری کا قبضہ تحقق نہیں ہوتا تو مٹی جو بالغ کے کھیت سے ابھی الگ ہی نہیں کی گئی اس پر بدرجہ اولیٰ مشتری کا قبضہ تحقق نہ ہوگا۔

اور زکاة کے وجوب کے لیے قبض تام ضروری ہے، لہذا جس وقت بھٹ مالک کا اس پر قبضہ ہوگا، اس پر اپنے شرائط کے ساتھ زکاة فرض ہوگی۔ اور جب تک اس پر اس کا قبضہ نہ ہوگا اس کی زکاة بھٹ مالک پر فرض نہ ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم

الکحل آمیز دواؤں کا استعمال کیسا ہے

الکحل ایک خاص قسم کی شراب ہے جو بے شمار دواؤں میں استعمال کی جاتی ہے۔ سیال انگریزی دواؤں میں اس کا استعمال عام ہے، اور ہومیوپیتھک میں تو سو فی صد دواؤں میں اس کی آمیزش ہوتی ہے۔ بلکہ الکحل ہی ان کا جزء اعظم ہوتا ہے اور آج کے زمانے میں مسلمان عوام و خواص سبھی ان دواؤں سے اپنا یا اپنے اہل تعلق کا علاج کرتے کراتے ہیں۔ اس لیے سوال یہ ہے کہ آج کے حالات میں ہومیوپیتھک کی دواؤں سے علاج جائز ہے یا نہیں؟

جواب

آج کے حالات میں ہومیوپیتھک دواؤں سے علاج شرعاً جائز و مباح ہے، کیوں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں اور خاص کر